☆۔قبیح جرم۔☆

(۳۲)

فرقہ واریت

(اہم حقائق)

ابوعبداللہ

(ہماراعزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله، الحمد لله، والصلاة والسلام علی رسول الله

<u>تحریر کا مقصد:</u> بلاشبہ فی زمانہ امت مسلمہ فرقوں میں بٹ چکی ہے۔ اسلام کی جگہ فرقوں نے لے لی ہے۔ مسلمان اپنی حیثیت اور مقام کو بھول کر اتحاد اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کا موجب بن چکے ہیں۔ لوگ نفرت وتعصب کی بھینٹ چڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے جانی دشمن بن چکے ہیں۔ اگر کوئی اتحاد کی آواز اٹھاتا بھی ہے تو الا ماشاء اللہ اسکا مقصد بھی اپنے گروہ کی آبیاری ہی ہوتا ہے۔ ان حالات میں بیماری کی جڑ کو واضح کرنا تاکہ سلیم الفطرت لوگ اس موذی مرض کو پہچان کر اس سراب سے نجات حاصل کر سکیں اس تحریر کا بنیادی مقصد ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: [امت اسلامیہ کا اتحاد اور ناجی گروہ کی صفات]

فرقہ واریت پسندیدہ یا ممنوع؟

سب سے پہلے یہ جانا جائے کہ فرقہ واریت یعنی مسلمانوں کا باہم متحد ہونے کی بجائے ٹکڑوں میں تقسیم ہونا اسلام میں پسندیدہ ہے یا ممنوع؟ چنانچہ اس ضمن میں قرآن وسنت سے رجوع کرتے ہیں:

<u>فرقہ واریت سے باز رہو:</u> ہمارے خالق نے بڑے واضح انداز میں فرقہ واریت سے باز رہنے کا حکم دیا:

﴿ وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا ﴾ (آل عمران:3:آیت:103)

"اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور باہم پھوٹ نہ ڈالو۔"

اگر ہمیں اللہ کی بات کا لحاظ ہو تو فرقہ واریت کی نحوست سے بچنے کے لئے مذکورہ آیت ہی کافی ہے۔

<u>فرقہ واریت پر سخت وعید:</u> پروردگار نے انسانیت کو متنبہ کر دیا:

"بے شک جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور ہو گئے گروہ گروہ (اے نبی) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بس انکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے وہی ان کو بتلائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔" (انعام:5:آیت:159)

یہ حکم عام ہے جس میں یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین سمیت وہ سب لوگ داخل ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے دین یا طریقہ کو اختیار کر کے امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں، جیسا کہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کریمہ کے متعلق فرمایا:

"بات یہ کہ آیت عام ہے جو بھی اللہ ورسول ﷺ کے دین کی مخالفت کرے اور اس میں پھوٹ اور افتراق پیدا کرے، گمراہی اور خواہش پرستی کی پیروی کرے، نیا دین اختیار کرے، نیا

مذہب قبول کرے وہی وعید میں داخل ہے کیونکہ حضور ﷺ جس حق کو لے کر آئے ہیں وہ ایک ہی ہے کئی ایک نہیں، اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو فرقہ بندی سے بچایا ہے اور آپ ﷺ کے دین کو بھی اس لعنت سے محفوظ رکھا ہے۔اسی مضمون کی دوسری آئت شرع لکم من الدین.....الخ ہے۔(تفسیر ابن کثیر)

فرقہ واریت کا انجام آگ: ارشاد ہوا:

﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ o﴾ (آل عمران:3:آیت:105)

’’تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ واریت کا شکار ہو گئے اور اختلاف کیا اسکے باوجود کہ انکے پاس روشن دلیلیں آ گئیں۔ایسے لوگوں کیلئے بہت بڑا عذاب ہے۔‘‘

اگر ہم بات سمجھنا چاہیں تو بات ہر پہلو سے کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔اب تو وہی تعلیمات وحی سے غفلت کا شکار ہو کر اس ظلم کا مرتکب ہو سکتا ہے جو خود آگ میں کودنا چاہتا ہو۔

امید ہے اب آپ میں یہ خواہش پیدا ہو چکی ہوگی کہ فوراً سمجھا جائے کہ فرقہ واریت کیا ہے تاکہ اس سے اپنا دامن پاک کیا جا سکے۔

فرقہ واریت کیا ہے؟

’فرقہ‘ فرق سے ہے جسکا معنی مختلف یا الگ کرنے یا تمیز کرنے کے ہوتے ہیں،فرقہ کی ضد جمع یا جماعۃ ہے۔مسلمان ہونا اس بات کا متقاضی ہے کہ اسلام کے نام لیوا سب ایک ہوں نہ کہ متفرق۔مسلمان ہو کر بھی گروہ بندی کا شکار ہونے کا مطلب ہے کہ ہمارے اندر خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔قرآن وسنت کی رو سے فرقہ واریت کی پہچان پیش خدمت ہے۔

(ا): سورہ آل عمران آیات: 103 تا 105 پر غور کیا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تعلیمات وحی کو مضبوطی سے نہ تھامنا، اللہ کی طرف سے نازل کردہ واضح تعلیمات کی موجودگی میں بھی انہیں رہنما نہ بنانا اور رسولوں (علیہم السلام) کے پیچھے نہ لگنا فرقہ واریت ہے۔تعلیمات وحی سے انحراف عمومی طور پر فرقہ واریت ہے یعنی جو دین وشریعت یا واضح احکام اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ السلام پر نازل فرمائے ان سے ہٹ جانا یا انکی بجائے بلا دلیل کسی اور چیز کو دین کا معیار قرار دینا فرقہ واریت ہے۔

(۲): عمومی طور پر تو قرآن وسنت سے انحراف فرقہ واریت میں داخل ہے لیکن خصوصاً شرک کا ارتکاب یا توحید باری تعالیٰ کو مرکزی اہمیت نہ دینا الگ فرقہ بنانا ہے۔ چنانچہ جب یہودیوں اور عیسائیوں نے شرک کی بنا پر تفریق کی اور اپنے اپنے راستے کو نجات یافتہ قرار دیا تو پروردگار نے فرمایا:

''اور کہتے ہیں ہو جاؤ یہودی یا نصرانی تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے، فرما دیجئے نہیں بلکہ (ہدایت پر وہ جو اپنائے) طریقہ ابراہیم (علیہ السلام) کا جو یکسو (سب سے رخ پھیر کر ایک اللہ کے) ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (البقرہ:2: آیت:135)

یہاں خصوصیت کے ساتھ شرک سے بچنے اور توحید کو اپنانے کو نجات یافتہ راہ قرار دیا گیا ہے جو کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا امتیازی وصف تھا۔ بلکہ بڑے ٹھوس انداز سے نبی کریم ﷺ کو مخاطب فرما کر اللہ رب العالمین نے نسل انسانی پر صراطِ مستقیم کو ان الفاظ میں واضح کر دیا ہے:

﴿وَ اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o﴾

(یونس:10: آیت:105)

''اور یہ کہ قائم رکھو اپنے آپ کو دین (اسلام) پر یکسو ہو کر، اور ہرگز نہ ہو جانا تم شرک کرنے والوں سے۔''

اس آیت کریمہ سے درج ذیل رہنمائی واضح ہے:

ا۔ نبی کریم ﷺ کے ذریعے امت کو خطاب، ۲۔ دین حنیف (شرک سے پاک یکسو ہو کر اللہ کی طرف رجوع کرنے اور اس) پر ڈٹ جانیکا حکم، ۳۔ مزید پختگی کیلئے راہ شرک میں مبتلا لوگوں سے اپنا دامن پاک کرنے کا بھی حکم دے دیا۔

اس آیت کریمہ کا ایک ایک لفظ یہ بتلا رہا ہے کہ صراط مستقیم کی بنیادی خصوصیت اولین ترجیح کے ساتھ شرک کی پالیدگی سے بچنا ہے۔ اس آیت کریمہ کے بعد کسی بھی سلیم الفطرت شخص کیلئے صراط مستقیم کی پہچان میں کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی۔ پس توحید کو اپنانا اور شرک سے بچنا ہی دراصل ہدایت یافتہ یا نجات یافتہ ہونا ہے اور یہی فرقہ ناجی میں داخل ہونا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس بنیاد کو چھوڑ کر بہت سی اور چیزوں کی بنیاد پر ہم نے الگ الگ فرقے بنا لئے ہیں۔ اللہ ہماری اصلاح فرمائے۔ (آمین)

نوٹ: دین میں اصل دلیل تو قرآن وسنت ہی ہے لیکن اجماع امت کو بھی حجت قرار دیا گیا ہے (دیکھئے النساء

آیت:۱۱۵) کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ جمیع امت مسلمہ کسی معاملے میں احکامات وحی کے خلاف متفق ہو جائے۔

تفریق کے لئے مختلف ناموں کا استعمال

اپنے آپ کو مسلم (مسلمان) کے ٹائٹل کے ساتھ ہی منسوب کرنا چاہئے۔اسی نام پر ہمیں فخر کرنا چاہئے۔ ہمارے خالق نے انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے یہی نام استعمال فرمایا ہے۔اور ہمارا بھی یہی نام رکھا گیا ہے ،جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا:

﴿مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَ فِىۡ هٰذَا﴾

(الحج:22:آیت:78)

’’(پیروی کرو) اپنے باپ ابراہیم کے طریقے کی جس نے اس (قرآن کے نازل ہونے) سے پہلے تمہارا نام مسلم (مسلمان) رکھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)۔‘‘

نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے مابین کفر اور اسلام، مسلم اور غیر مسلم یا کافر کے ناموں سے ہی تفریق کی ہے ۔قرآن وسنت میں کہیں بھی یہ نہیں آیا کہ جب تک کوئی بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث یا اہل تشیع نہ کہلائے گا اسکی بخشش نہ ہوگی۔ ہاں اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں گروہ...... کے منہج کو پسند کرتا ہوں یا اسکے زیادہ قریب ہوں تو حرج نہیں،لیکن یہ نہ کہے میں بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، شیعہ........ ہوں۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی جمیعت کو توڑتے ہوئے اپنے آپ کو بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، اہل تشیع کے ناموں سے موسوم کرنے کی آخر کیا ضرورت ہے؟ کیا ’’مسلم‘‘ جو اللہ نے ہمارا نام رکھا اس پر ہمیں مطمئن نہیں ہو جانا چاہیے........؟

اس فریب کی حقیقت

ایک بریلوی یہ خیال کرتا ہے کہ اگر بریلوی کے نام سے الگ شناخت نہ ہوگی تو عوام کو کیسے معلوم ہوگا کہ حق گروہ کون سا ہے؟، اسی طرح دیوبندی یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر دیوبندی کی شناخت ختم ہوگئی تو عوام کو اہل حق کی پہچان کیسے ہوگی؟۔یہی صورت حال اہلحدیث اور اہل تشیع کی ہے۔اگر دیکھا جائے تو یہ ایک سراب ہے جس میں شیطان نے الجھایا ہے اور اسکی وجہ گروہ بندی ہے۔جب آپ کو گروہ کی بجائے اسلام سے محبت ہو جائے گی تو آپ کیلئے ان حصاروں کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی۔

<u>نام نہیں کام:</u> ہم کام کی بجائے نام کو نجات کا سبب سمجھتے ہیں۔جبکہ اصل بات عقائد وافعال کی ہے۔کوئی

جس قدر تعلیمات وحی کے زیادہ قریب ہوگا اسی قدر حق کے قریب ہوگا اسکا نام خواہ شیعہ ہو، دیوبندی، اہلحدیث یا بریلوی۔ جس طرح شراب کی بوتل پر روح افزاء لکھنے سے وہ روح افزاء میں تبدیل نہیں ہوسکتی اسی طرح اپنا نام اہلسنت وغیرہ رکھ لینے سے کوئی ہرگز اہلسنت نہیں بن سکتا جب تک وہ اہلسنت کے بنیادی عقائد وافعال کو تسلیم نہ کرے اوران پر عمل پیرا نہ ہو۔ باطن کا درست ہونا ظاہر سے زیادہ ضروری ہے۔

نوٹ: بعض لوگ مسلم کے علاوہ کسی اور نام سے اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ انکا یہ طرز عمل درست نہیں ۔ جب تک کوئی شخص یا گروہ پانچ بنیادی چیزوں کا اقراری رہے وہ قانونی طور پر مسلمان ہی رہے گا، دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:

۱۔ اللہ کی وحدانیت، ۲۔ حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت، ۳۔ قرآن مجید کے محفوظ ہونے، ۴۔ ضروریات دین میں سے کسی کا انکاری نہ ہو، اور ۵۔ مسلمانوں کے قبلہ کو اپنا قبلہ تسلیم کرتا ہو۔

اسلام سے مراد: اسلام مشتمل ہے: ''اللہ تعالیٰ، اسکا پیارا رسول ﷺ، قرآن، سنت اور اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم پر'' ہر بات کو ان پانچ کے تابع رکھنے کا نام اسلام ہے جو کہ بڑا مشکل کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کو سمجھنے اور حقیقی طور اسے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فرقہ واریت سے نجات

فرقہ واریت سے نجات پانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم:

(۱)۔ تنگ نظری اور جمود کا شکار ہونے سے بچیں۔ فرقوں مسالک اور علماء پر جامد ہونے کی بجائے اللہ اور رسول ﷺ پر جامد ہوا جائے۔ ذہن کو بات سننے کیلئے کھلا رکھیں۔ (۲)۔ اپنے فرقے کے علاوہ دوسروں کی بات بھی سنیں، (۳)۔ دین کو علماء کے سپرد کرنے کے بجائے قرآن وسنت کو خود بھی سمجھیں۔

اگر یہ تین کام ہم پر گراں ہیں تو پھر فرقہ پرستی کے جرم سے چھٹکارہ ممکن نہیں۔ اللہ ہمیں فرقوں، مسالک کی بجائے اسلام اور مسلمان کے ٹائٹل کے ساتھ محبت کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

اکثریت یا اقلیت؟ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مختلف مکاتب فکر میں سے سب سے بڑا گروہ راہِ حق پر ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

((سوادِ اعظم کی پیروی کرو جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔))

(ابن ماجہ ''کتاب الفتن''، رقم 3950)

جمہور محدثین کے نزدیک مذکورہ روایت کی سند سخت ضعیف ہے ۔اس کے راوی ''معاذ بن رفاعہ کو لین الحدیث یعنی کمزور حدیثیں بیان کرنے والا کہا گیا ہے(تقریب التہذیب ، 6747) دوسرا راوی ''ابو خلف لائی کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متروک لکھا(تقریب والتہذیب؛8083) اور ابو حاتم رازی نے ''شیخ منکر الحدیث کہا (الجرح تعدیل 279/3) ، یہی صورت حال باقی دو راویوں کی ہے۔قرآن مجید کی تمام آیات یہی بتلاتی ہیں کہ لوگوں کی اکثریت ہمیشہ گمراہی کے رستہ پر رہتی ہے:

''اور اگر تم دنیا میں اکثریت کی پیروی کروگے تو وہ تو تمہیں اللہ ﷻ کی راہ سے ہٹا کر گمراہ کر دیں گے۔وہ تو محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں
اور اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔''(انعام:5: آیت:116)

پھر بھی مذکورہ ضعیف روایت کی بنا پر کوئی اپنے آپ کو ناجی گروہ میں شمار کرنا چاہے تو اسے یہ بھی سوچ لینا چاہئے کہ: پاکستان میں بریلوی اکثریت میں، بنگلہ دیش میں دیوبندی، سعودی عرب، شام، کویت میں سلفی یا اہلحدیث، ایران میں اہل تشیع .... تو کیا ہر علاقے کی اکثریت کو معیار مانا جائے گا؟ امید ہے بات سمجھ آ چکی ہوگی۔ حقیقت وہی ہے جو قرآن میں بیان ہوگئی کہ اکثریت ہمیشہ گمراہی پر ہی قائم رہتی ہے۔

فرقہ واریت سے نجات کے یقینی فوائد

اس عظیم سعادت کے حصول پر درج ذیل یقینی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(ا)۔ <u>نافرمانی سے نجات:</u> قرآن مجید میں فرقہ واریت سے سختی سے منع کیا گیا ہے لہٰذا فرقہ واریت سے بچنا اللہ کی نافرمانی سے بچنا ہے اور فرقہ واریت پر قائم رہنا اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب ہے، جو کہ دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔

(۲)۔ <u>اتحاد و یکجہتی:</u> متحد ہونا اللہ اور رسول ﷺ کی چاہت جبکہ ٹکڑے ٹکڑے ہونا شیطان کی خواہش ہے۔ٹکڑوں کی بجائے اسلام کے دامن میں آنے سے اتحاد و یکجہتی کی عظیم دولت کے نصیب ہونے سے اللہ کی یہ چاہت پوری ہوجاتی ہے۔

(۳)۔ <u>سچائی کی پیروی کی توفیق:</u> مسالک و مکاتب اور من پسند شخصیات کی محبت انسان کو اندھا کرتے ہوئے اپنے گروہ کی تائید میں جھوٹ اور خیانت پر آمادہ کرتی ہے۔اس خیانت اور جھوٹ سے نجات تبھی ممکن ہے جب اسلام سے محبت گروہوں پر غالب ہوجائے۔

(۴)۔ <u>ساری تعلیمات تسلیم کرنے کی توفیق:</u> گروہ کی محبت انسان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اسلام کی صرف انہیں تعلیمات سے آشنا رہے جو اسکے گروہ کے موافق ہوں۔ناموافق تعلیمات کی تفہیم اور عمل سے انسان کوسوں دور ہی رہتا ہے۔لیکن جب اسلام کی محبت غالب آجائے تو پھر ساری تعلیمات جاننے اور تسلیم کرنے کی توفیق نصیب ہوجاتی ہے۔پھر انسان یہ نہیں دیکھتا کہ بات کسی دوسرے یا اپنے فرقے کے موافق ہے یا ناموافق۔

(۵)۔ <u>قرآن وسنت کی غلط تاویل وتحریف:</u> ظالم شیطان مسالک ومکاتب اور من پسند شخصیات کی محبت کو استعمال کرتے ہوئے اس حد تک اندھا کردیتا ہے کہ انسان ہر وہ چیز جو اسکے پسندیدہ فرقہ کے خلاف ہو اسے سننا بھی گوارہ نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ بات اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی ہی کیوں نہ ہو۔اور اگر سننا پڑ بھی جائے تو پھر فرقے کے تحفظ میں وہ غلط تاویل اور تحریف کا سہارہ لیتا ہے جو کہ بہت بڑی لعنت ہے۔

(۶)۔ <u>امن وایمان اور قلبی سکون کا حصول:</u> جب تک فرقہ واریت سے چھٹکارہ نہ ہوگا پورے اسلام کو تسلیم کرنے اور اتحاد ویکجہتی کی توفیق نہ ملے گی۔جزوی اسلام اور لوگوں سے نفرت سے کبھی امن و ایمان اور حقیقی چین نصیب نہیں ہوسکتا۔اگر امن وایمان اور قلبی سکون چاہئے تو فرقوں کی بجائے اسلام کے دامن کو تھامنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تعصّبات سے بچا کر مسالک اور فرقوں کو بالائے طاق رکھ کر اسلام کے دامن میں آکر حقیقی معنوں میں قرآن وسنت کی طرف لپکنے اور اسے ٹھیک ٹھیک سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

✡✡✡✡✡